سرکاری رپورٹ

گیارہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

اجلاس منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۹۲ء بمطابق ۱۴/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲-	وقفۂ سوالات	۳
۳	رخصت کی درخواستیں	۵

جلد یازدہم

شمارہ دوئم

جناب اسپیکر — — — — — — — ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر — — — — — — — مسٹر عبدالقہار خان ودان
(از مورخہ ۱۸ر نومبر ۱۹۹۳ء)

مسٹر محمد حسن شاہ — — — — — — — سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل — — — — — — — جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ:۔ کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

فہرست ممبران اسمبلی

۱	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر اسمبلی
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳	نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندو خیل	وزیر تعلیم
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر اقلیتی امور
۱۲	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵	مولوی نیاز محمد درتانی	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۶	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت
۱۹	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰	نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ

۲۱	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی	صوبائی وزیر
۲۴	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵	مسٹر عبدالقہار خان	
۲۶	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۸	میرباز محمد خان کھیتران	
۲۹	حاجی ملک کرم خان خجک	
۳۰	سردار میر محمد ھمایوں خان مری	
۳۱	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳	سردار فتح علی عمرانی	(صوبائی وزیر)
۳۴	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۶	میر عبدالکریم نوشیروانی	(صوبائی وزیر)
۳۷	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۸	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۹	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۴۰	مسٹر ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیتی نمائندہ
۴۱	سردار سنت سنگھ	سکھ اقلیتی نمائندہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۹۲ء بمطابق ۱۴ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ

بروز سہ شنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت گیارہ بج کر پندرہ منٹ پر صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام وعلیکم۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالتین اخوندزادہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا
اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ
النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ○ لَوْ اَنْزَلْنَا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ
اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ

وَمَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلَاغ

ترجمہ : ارشاد باری تعالیٰ ہے اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو۔ اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل یعنی فردائے قیامت کے لیے کیا سامان بھیجا ہے۔ اور ہم پھر کہتے ہیں کہ خدا سے ڈرتے رہو۔ بے شک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا۔ جنہوں نے خدا کو بھلادیا تو خدا نے انہیں ایسا کردیا کہ خود اپنی تیئں بھول گئے۔ یہ بدکردار لوگ ہیں۔ اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں ۔ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔

(وما علینا الا بلاغ)

وقفہ سوالات

X ۳ مولوی امیر زمان کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوھار ضلع لورالائی کے مقام پر محکمہ جنگلات نے مصنوعی جنگل لگایا تھا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس جنگل پر آمد اخراجات کی تفصیل دی جائے نیز کیا اس جنگل کا اب وجود بھی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو اس جنگل کی ناکامی کی ذمہ دار افراد کی نشاندہی کی جائے اور ان کے خلاف کیے گئے اقدامات کی تفصیل دی جائے؟

وزیر جنگلات جی ہاں۔

کوہار سرکاری جنگل بنیادی طور پر ایک چراہ گار ہے بیرونی امداد سے سال ۱۹۹۴ء تا ۱۹۸۷ء تک اس چراہ گاہ کی فروغ زیر زمین آبی ذخائر میں اضافہ اور چراہ گار کی حفاظت کے لیے مختلف نوعیت کے مندرجہ ذیل کام کیے گئے ہیں۔

نمبر شمار	کام کی تفصیل	مقصد
۱	چیک ڈیم(Cheak-Dam)۷'۱۸-۳۶۰ مکسرفٹ	سیلابی پانی روکنے کے لیے۔
۲	کنٹور نالیاں(Chinter Trenches)۴۹-۵۰'۳۰ مکسرفٹ	بارشی پانی کو زیر زمین جذب کرنے کے لیے۔
۳	جاذب کھڈے(Percolation Ditches)۱۴۴۰'۰۰۰ مکسرفٹ	بارشی اور سیلابی پانی کو روکنے کے لیے۔
۴	مٹی کے بندات(Earther Band)۴۸'۹۵'۴۰۱ مکسرفٹ	بارشی پانی کی روک تھام کے لیے۔
۵	کچا روڈ بنوائی(Forest Road Construction)۵ میل	کام تک رسائی کی بہترین نگرانی کے لیے۔
۶	انسپکشن راستے(Inspectoin Pathes)۱۰ میل	کام کی بہتر نگرانی کے لیے۔
۷	خاردار تار لگوائی(Fencing)۱۰ میل	تحفظ کے لیے۔

خشکابہ شجرکاری کے کام(Dry Affirestation)

(i) بجائی(Sowing)۳۰۰۰ ایکڑ پر چراہ گاہ اور درختوں کی بہتری کے لیے۔

(ii) درختوں کی کٹنگ لگوائی(Branch cutting)۱۴'۰۵'۰۰۰ عدد

(iii) درخت کاری(Transplating)۷۔۴۳۔۸۵ اعدد

(iv) تعمیر چیک پوسٹ وغیرہ(Construction Cheak Post)۸۰۰ مربع فٹ تحفظ چراہ گاہ اور جنگل

(v) کھدائی تحقیقی کنواں جات(Observatoin Well) زیر زمین پانی کی تحقیق کے لیے۔

ان تمام کاموں پر تقریباً" ۷ء۴۳ء۹ ملین روپے خرچ ہوئے۔

اس جنگل میں کوئی ناکامی نہیں ہوئی ہے۔ نیز ورلڈ بینک مشن ان تمام کاموں کو وقتاً" فوقتاً" معائنہ کرتا رہا ہے اور اپنی رپورٹوں میں ان تمام کاموں کو تسلی بخش قرار دیا ہے۔

مزید برآں ورلڈ بینک سپرویژن کی حالیہ رپورٹ (انسپکشن مئی رجون ۱۹۹۲ء آخر پر ملاحظہ ہو)

جناب اسپیکر سیکریٹری اسمبلی اگر رخصت کی درخواست ہو تو پیش کریں اس لیے کہ سوال نمبر ۶۴ مولانا امیر زمان صاحب کا ہے اور سوال کنندہ خود تشریف نہیں رکھتے ہیں۔

رخصت کی درخواستیں

محمد حسین شاہ (سیکریٹری اسمبلی) مسٹر ارجن داس صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ۱۰ تا ۲۰ نومبر ۱۹۹۲ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا ۲۰ نومبر تک انہیں رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی میر محمد صالح بھوتانی نے اطلاع دی ہے کہ وہ علیل ہیں لہذا اسمبلی کے اجلاس میں شرکت سے قاصر ہیں ان کی درخواست ہے کہ ۷ تا ۱۰ نومبر ۱۹۹۲ تک ان کے حق میں رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ایک میٹنگ کے سلسلے میں کراچی جارہے ہیں لہذا انہیں دو یوم کی رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی میر جان محمد جمالی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ اپنی ہمشیرہ کی شادی میں شرکت کے لیے جا رہے ہیں اور ۱۲ تا دسمبر ۱۹۹۲ کے اسمبلی اجلاس سے رخصت چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیت کی وجہ سے رواں اسمبلی اجلاس میں شرکت سے قاصر ہیں اور ۷ نومبر ۱۹۹۲ تا اختتام اجلاس رخصت چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر چونکہ اب اسمبلی کے سامنے مزید کارروائی نہیں ہے لہٰذا کارروائی مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۲ صبح ساڑھے دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس صبح گیارہ بج کر بائیس منٹ پر مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۲ء کی صبح ساڑھے دس بجے تک کے لیے ملتوی ہو گیا)

Nurseries for Women (NRC). The subproject had been successfully implemented. Seventy-five Afghan refugee women have raised 187.500 seedlings which are ready for planting during April to June 1992. Another 48 beneficiaries have raised 120,000 seedlings which will be ready, for planting during the second half of 1992. Targets in the future may be revised if repatriation takes place on a large scale. The NRC needs additional funds (Rs 0.739) diataly for payment of the earlier mentioned 75 beneficiaries for the seedling raised by them and for meeting the recurrent overhead costs. PCU should make this payment to NRC.

Energy & Environmental Education (GTZ): This project has created valuable approaches for environmental education and has considerably should be improved to provide consistent documentation for later use. The mission was pleased to see that the subproject has incorporated women courtyard nurseries in its activities.

Balochistan

12. Balochistan has had good rains this year. Ziarat was also hit by a hail storm on April 19, 1992 when reportedly it rained incessantly for 14 hours, which had both beneficial and adverse effects. The delay action dams are full of water Karezes have unprecedented flows and streams have surplus water. At the same time, the apple corp around Ziarat has been destroyed and many checkdams have been damaged.

13. The works in Barshore and Ziarat, which include check damming, nursery establishment sowing/planting, contour trenching, fencing and roads/parts construction, and maintenance of old works have been done to about 50% of the bridging period targets. The quality of works is generally satisfactory, particularly in Ziarat. In the Surghund area of the Ziarat subproject, plantation has shown good results in the nullah beds and behind check dams. On the hillsides also, results are more promising than before because of the current year's good rains. Based on the successes achieved, a strategy for future planting in this area was agreed upon with the Chief Conservator of Forests This entails:

Planting of nullah banks and in silted areas behind checkdams with poplar, willow and tamarix cuttings;

Pit planting on hillsides with Cupressus arizonica, Ailanthus altissima, and Gleditschia; and

Sowing of trenches on hillsides with wild almond and Ailanthus seed.

14. The mission further visited the following sites in Loralai District: Kohar (treated under Phase I), Spinwar (treated under Phase II), and Gadebar (Phase II plus maintenance under Phase III). Reforestation was impressive in Kohar and Spinwar, especially in the percolation ditches, but also in the trenches and the minidams. Mesquite (Prosopis juliflora) was the most successful species, both in terms of survival and of growth, rising to over 6 feet in Kohar. Phulai (Acacia modesta) is also very successful. Grass growth was also abundant throughout the protected areas. In Gadebar, maintenance, i.e. reopening of pits and trenches and resowing was carried out by a small crew Crazing was not entirely controlled in all sites in spite of forest ? Mission fence in Kohar should be replaced using ?

15. The Forestry Training School had suspended activities from March to October 1991. Since Novak 1991, training was resumed on a regular basis, but the courses were reduced to one month instead of six weeks. The proportion of Forest Guards was largely reduced since most of them had been trained already. The mission notes with satisfaction that the Forest Department intends to continue the training after termination of IGPRA III within the framework of the proposed USAID-assisted project.

16. The mission would like to express its concerns regarding the following:

- Almost all the Divisional Forest Officers are new in their jobs. Their predecessors seem to have provided them with little information on the works already done. Proper handing and taking over on the basis of charge notes and site maps should be done now for the sake of continuity;
- The fencing is damaged in some places. Examples are the Quetta Valley and Bank Khusdil Khan sites. There is no purpose of fencing if it is not maintained properly. These fences need to be repaired immediately;
- In Aghberg, the work site has been changed but the Bank was not informed about it. In future, such changes should be avoided and be made, if necessary, in consultation with the Bank;
- Mapping of Phase I and Phase II work sites was done by the Survey of Pakistan during Phase II. These maps (scale 1: 10,000) were intended to be used for planning and monitoring purposes. Unfortunately, these maps are not available in some DFO Offices and they are not kept uptodate (except in Ziarat) and such maps for Phase III have not been prepared. The mission strongly urges that the maps be updated and new maps prepared for works undertaken during the bridging period and proposed to be undertaken in the future during the project period;
- It was funds received from SAFRON are not being passed on to the implementing officers as per their requirements for the period for which the funds were meant. Instead, funds are released to the DFOs on the basis of monthly requisitions. The DFOs in these circumstances are not in a position to plan their works on a long term basis. The funding installments received from SAFRON should, in future, be distributed to DFOs proportionate to their requirements for the ensuing six-month period as stated in their progress reports and/or withdrawal applications;